

"جانوروں کی فطرت میں ملاقات کا جہ نہیں ہوتا۔ وہ اس کریمت کرتے ہیں اور اس کی طرف سے۔"

جانوروں کی دل میں کہانی

کہا۔ ابھی یہ آوی تو وہ بیٹھے۔ کبھی دو آوی اور یہ بیٹھے۔ دونوں میں برابر کا زور تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو زیر کرنے کے لیے برابر کا زور لگا رہی تھیں۔ ان جان لیوا حملوں میں دونوں بڑھی ہوئے تھے۔ اب ان کی ہمت ٹوٹ رہی تھی مگر کوئی بھی ہار ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ ان کی لڑائی کا شور سن کر دوڑتے قدموں کی آواز اٹھا میں گونگی۔ اب ان دونوں نے ایک دوسرے پر فیصلہ کن حملہ کیا تھا۔ پھر دونوں ہی بے دم ہو کر گھاس پھوس کے فرش پر گر پڑے۔

"مہدی کرو۔ گاڑی نکالو۔" میں ہسپتال جاتا ہے۔

ان کے کانوں سے ایک آواز نکلتی تھی۔ یہ آواز ملک شجاعت کی تھی۔ وہ شہر کا ایک ہائر آدمی تھا۔ وہ زمین دار تھا۔ اس کا زری رقبہ شہر کے مضائقہ میں موجود تھا۔ شہر میں اس کی دو کنال رقبے پر عید گاہی موجود تھی۔ رہائشی حصہ جس آٹھ سرے پر تعمیر کیا گیا تھا۔ باقی جگہ ایک پارک جیسی تھی۔ جس میں چھل دار درخت اور پھول دار پادے موجود تھے۔

ان دونوں کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال دیا گیا تھا۔ شجاعت ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا تھا۔ پھر گاڑی ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئی۔ گھاس پھوس کے فرش پر اب سیاہ رنگ کے ٹپکے اور لمبے پر بکھرے پڑے تھے۔ جن کے آخری سرے پر سانپ کے چونچل گول چستری موجود تھی اور درمیان میں گول رنگ کا دائرہ قوس و قزح کے رنگ کا تھا۔

جانوروں کے ہسپتال میں ڈاکٹر نے فوراً ہی ان دونوں کو ابتدائی طبی امداد دی تھی۔ مرہم پٹی کے بعد درد سے نہات دینے والے انجکشن لگائے اور پھر انھیں رخصت کر دیا تھا۔ واپسی پر شجاعت تھوڑا پریشان تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا۔ ان دونوں کے درمیان یہ جھڑپیں ایک معمول کی بات تھی مگر آج تو حدی ہو گئی تھی۔ اب وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔

مور پان شجاعت کا مشغلہ تھا۔ پہلے اس کے پاس ایک مور موجود تھا۔ یہ قدرت کا تخلیق کردہ ایک خوب صورت ترین پرندہ ہے۔ وہ شجاعت کے گھر کی رونق تھا۔ مگر آنے والے مہمان بھی اسے دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ برسات میں خوش ہو کر جب وہ اپنی اُم کے پر پھیلا کر رقص کرتا تھا تو شجاعت بھی جھوم اُٹھتا

"میں جس طرح چاند کرتا ہوں۔"

"تمہارے مطلق میرے جذبات بھی کچھ ایسے ہی ہیں۔"

"تمہاری یہ حرکت کہ تم مجھے چاند کرو۔"

"چاند آنے کے لیے اخلاق کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور تم۔ تم تو

پرے درے کے بد اخلاق ہو۔"

"بد اخلاق اور میں۔ تمہارے آنے سے میرا رویہ بدلا ہوا ہے۔ ورنہ میرے

اخلاق کی قوسب مثال دیتے تھے۔"

"اچھا! اب بتاؤ وہ کہ میرے آنے سے آخر تمہیں کیا تکلیف ہوئی

ہے۔"

"تکلیف کا تو چچہ موت۔ تمہارے آنے سے پہلے میں صحت کی آنکھ کا کارا

تھا۔ تم آئے تو تمہیں کاٹوا ہوا گیا۔"

"کیا میرا حق نہیں ہے کہ اپنے حصے کی محبت میں بھی سیوں۔"

"نہیں میں۔"

"نہیں میں۔"

"میں تمہیں یہاں سے نکال کر ہی دم لوں گا۔"

"چوڑیاں تو میں نے بھی نہیں جکڑیں۔"

"تو پھر آج فیصلہ ہو ہی جائے۔"

"یہ میری شرافت ہے کہ اتنے دنوں سے میں تمہاری زیادتیوں برداشت کر

رہا ہوں مگر اب نہیں۔"

"تم میں اتنی ہمت نہیں کہ تم میرا سامنا کر سکو۔"

"ہمت کی تو بات ہی مت کرو۔ چاہوں تو ابھی تمہیں دھول چائے پر مجبور کر

دوں۔"

"یہ تو اب تو تمہیں تمہاری اوقات دکھائی پڑے گی۔"

"تو پھر دیکھی۔ آ جاؤ۔"

اب ان دونوں کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔ وہ اس وقت جہاں کھڑے

تھے وہاں گھاس پھوس کا فرش تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے پر حملہ

سورہ کچھ کر شہادت تو خواں ہو گیا تھا مگر وہ سورہ جو گھر میں پہلے سے موجود تھا۔
اس کے تو تن بدن میں کج لگ گئی تھی۔ وہ بے چینی سے پارک میں گھلنے لگا تھا۔
اسے اپنی حکومت کی بنیادیں ڈھکی چھپی ہوئی تھیں اور یہ کیا سورہ کی گھر لایا ہوا
تھا۔ یہی جگہ گھر بہت تو ہوتی ہی ہے۔

اسی شام ان دنوں کے درمیان بکلی گزری ہوئی تھی کہ وہ باغ میں
ماملوں میں اچھی تھا۔ ادا ہوا تھا۔ اس نے جاکر کہاں پہنچی تھی۔

”میرا تو خیال ہی کہہ رہا ہوتا ہے سے میرے گھر کی بھائی بچہ نہ جانے
کی گھر بھائی تو ایک طرف ہیں تو خانہ جنگی شروع ہو چکی ہے۔“ بھائی بھائی
طرف کی بات نہ کی گئی۔

”ابھی ان کا کیا ممکن ہے۔ ان میں ترکیب پر عمل کر کے کچھ لکھتا ہوں۔“

اب ایک کانٹہ کو چار کیا کیا۔ شہادت اس سے ترکیب کے مطابق کام کر رہا تھا کہ کام مکمل ہو گیا۔ اسے دن کا آغاز ہوا تو سب ایک حیرت محسوس کر رہے تھے۔ یہ ان امور ازادانی سے بڑھ کر میں سمجھتا تھا کہ کیا امور ایک جگہ سے

لڑائی

خیر سے میں قید تھا۔

”کیوں۔ حرا آیا۔ اس گھر میں سب کا چہرہ میں ہی ہوں۔ اب قید کا حرا
پتھو۔ اور میں۔ ہمارے قہر سے ہیں۔“

نیا سورا اس نا انصافی پر حیران تھا اور پرانا سورا۔ وہ تو یہ زمانہ کرہل رہا تھا۔
انٹیلیڈیاں کر رہا تھا۔ لہیک ایک بچے شہادت پارک میں آیا تھا۔ پرانا سورا اس کے
اڑو گرد پکڑنے لگا۔ یوں جیسے شہادت کے انصاف پر اس کا شکر یہ ادا کر رہا ہو
مگر دوسرا شہادت بھرا تھا۔ شہادت نے پرانے سورا کو قید کر دیا تھا اور نئے سورا کو
آزاد کر دیا تھا۔ اسے دانہ پانی والا اور چلا گیا تھا۔ کر دار وہ ہیں تھے اب مظهر بدل
گیا تھا۔ نیا سورا اتر آتا ہوا غبرے کے پاس آیا تھا۔

”کیوں۔ حرا آیا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اب اس گھر کا چہرہ میں بن
چکا ہوں۔ اب تم قید کا حرا پتھو۔ اور میں۔ ہمارے قہر سے ہیں۔“

مگر وہ دونوں بے وقوف شہادت کی ترکیب سے آگاہ نہیں تھے۔ آلے
والے دونوں میں دونوں سورا جان بچے تھے کہ ایک وقت میں ایک ہی آزار وہ
سکتا ہے۔ دوسرے کو غلام رہنا ہوگا۔ چند دنوں میں گھر والوں کے تہدیلی
کو بھانپ لیا تھا۔

”یہ کیا پکڑ ہے؟“ شہادت کی بیوی نے پوچھا۔

”پکڑ تو میں بھی سمجھ نہیں پایا مگر میرے دوست نے بتایا تھا کہ انسانوں اور
جانوروں پرندوں کی فطرت میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے۔ انسان کی فطرت
میں منافقت کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے کسی مفاد کے حصول کے
لیے کسی ایسے انسان سے بھی دوستی کر لیتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا مگر جانوروں

میں یہ جذبہ ہی نہیں ہے۔ وہ کسی کی فطرت کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کسی کی فطرت
انکار کرتے ہیں۔ لہذا ان کی فطرت کو بہت میں دانا ہے۔ وہ اس کی فطرت میں
یہی ہے۔“

”آپ جانیں۔ آپ کی باتیں جانتیں۔ میں تو کبھی بھی سمجھ نہیں سکتا۔
یہ کہہ کر شہادت کی بیوی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔
”سب تو میں بھی نہیں پاتا۔“ شہادت مسکرایا تھا۔

پھر دن گزرنے لگے۔ ایک آزاد تو دوسرا قید۔ اب یہ معمول بن چکا تھا کہ
موسم بدلنے لگا۔ سون سون کی دوا میں پٹنے لگی تھیں۔ کافی کون میں پھانے لگی
تھیں۔ پھر ایک دن دن ہی میں شام ہو گئی۔ ہول انداز سے تھے پھر جلی کوئی
تھی۔ ہول کر رہے تھے اور ہم جسم بارش شروع ہو گئی تھی۔ اب وقفہ بچھا تھا۔
شہادت آگے بڑھا اور اس نے دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دیا تھا۔ سورا
اٹھاتے ہوئے گھاس پھوس کے فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ آکر
ہوئے تھے۔ سارا دن کی پہلی بارش انہیں مست کر رہی تھی۔ اسے دوس کی قید اور
آزادی کی ملی جلی کیفیت نے انہیں ایک بات سمجھا دی تھی کہ انہیں میں کر پڑا۔
محبت اور سلوک کے ساتھ رہنا ہوگا۔ اب ان کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے
لیے فطرت نہیں تھی۔ اب ان دونوں نے اپنی اپنی ذہن کا تعلق بنایا تھا۔ پھر وہ
ان دنوں کی پہلی بارش میں جھومتے گئے۔

”دیکھو۔“ شہادت نے اپنے گھر کے تمام افراد کو بلا لیا تھا۔ ان
دونوں کا آپس میں۔ والا سلوک دیکھ کر شہادت خوش ہو گیا تھا۔

☆ ☆ ☆

